© rasailojaraid.com

سید محمد کفیل بخاری

قمر الحق قمر مرحوم

۱۹۶۵ء میں، میری والدہ ماجدہ ہم بہن بھائیوں کی تعلیم کے لیے جامعہ خیر المدارس ملتان میں رہائش پذیر ہوئیں۔ حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمتہ اللہ علیہ کی شفقتوں، محبتوں اور احسانات کے زیر سایہ ہم پلے، بڑھے اور پڑھے۔ وہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے بہت ہی قابل احترام دوستوں میں سے تھے۔ مولانا اور شاہ جی کا تعلق مثالی تھا۔

قمر الحق قمر میرا بچپن کا دوست تھا۔ وہ حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ کا پوتا، مولانا عبدالحق جالندھری رحمہ اللہ کا بیٹا اور نجم الحق کا بڑا بھائی تھا۔ ۱۹۷۰ء میں ہم دونوں نے اکٹھے حفظِ قرآن کی تکمیل کی۔ میانہ قد، اکہرا بدن، (اب کچھ فربہ ہوگیا تھا) روشن آنکھیں، عینک کے شیشوں سے جھانکتی، کچھ سوچتی اور کچھ بولتی ہوئیں، سرخ وسفید رنگ (بیماری کی وجہ سے اب سرخی عنقا اور سفیدی باقی تھی) شگفتہ اور ہنس مکھ چہرہ، خلوت وجلوت دونوں کا ساتھی مگر محفل دوستاں کا رسیا، کم گو مگر جب بولتا تو بے دھڑک سچی بات منہ پر کہہ دیتا، خلوص کا پیکر، منافقت سے بیزار، غضب کا محنتی، کام کا دھنی، طبیعت میں تواضع، مزاج میں تمکنت، لہجے میں انکسار، عام لباس قمیص اور شلوار پہنے وہ چلتا تو اُس کی بے نیازی کا ایک خاص انداز قابل دید ہوتا، دوستوں کا جگری دوست، دوستوں سے ملتے وقت ایک دل نواز تبسم ہمیشہ اُس کے چہرے کی زینت ہوتا، وہ قناعت پسند اور خوددار انسان تھا۔

میری اور اس کی دوستی کا سفر قریباً ۳۷ سال پر محیط ہے۔ حافظ محمد صدیق، حافظ محمد انور اور حافظ محمد سعید بھی ہمارے بچپن کے دوست ہیں۔ خیر المدارس کے دینی وروحانی ماحول میں ہم ایسے ''گستاخوں'' کا صبح وشام اکٹھے رہنا اور محفل آرائی کرنا بزرگوں پہ گراں گزرتا۔ وہ ہمیں ''پانچ کا ٹولہ'' کہتے اور بعض ''پنج تنی''۔ جب حلقۂ احباب میں اضافہ ہوا تو انہوں نے ہمیں ''صالحین'' کے زمرہ میں شامل کرلیا۔ قمر الحق قمر خیر المدارس کی چٹائی سے اٹھا اور ہفت روزہ ''چٹان'' لاہور میں بسیرا کرلیا۔ اس نے صحافت کی پرخار وادی میں قدم رکھا تو معاشی پریشانیوں نے اُسے گھیر لیا۔ ملتان میں روزنامہ ''اخبار ملت''، روزنامہ ''عدل'' لاہور میں ہفت روزہ ''ابابیل'' اور ''جراَت'' اور ''تجارت'' کوئٹہ سے ہوتا ہوا روزنامہ ''خبریں'' ملتان سے وابستہ ہوگیا۔

اس نے فاقے کاٹے مگر فاقوں میں بھی ہاتھ کا سخی اور دل کا فیاض تھا۔ ۱۱؍جولائی کی دوپہر اُسے دل کا تیسرا دورہ پڑا اور وہ آخرت کو سدھار گیا۔ اُس کا چہرہ ہمیشہ کی طرح شگفتہ اور مطمئن تھا۔ گویا وہ کہہ رہا تھا:

نہ گلہ ہے دوستوں کا نہ شکایتِ زمانہ

قمر، جواں مرگ ہوگیا۔ بچپن کے دوستوں کی تسبیح ٹوٹ گئی اور ایک دانہ لڑی سے نکل کر آسودۂ خاک ہوگیا۔ اُس کی تین معصوم بیٹیاں ہیں۔ جنازہ میں انہیں دیکھ کر دل بجھ گیا۔ اللہ تعالیٰ اِن کلیوں کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

حافظ قمر الحق قمر...... ایسا پھول تھا جو کھِلا ضرور مگر کھِل کے مسکرا نہ سکا۔ اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ اُس کے بھائی نجم الحق، اکلوتی بہن، چچازاد مولانا محمد حنیف جالندھری اور دیگر تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل عطاء فرمائے۔ آمین

© rasailojaraid.com